قسط (٦) آخری

عصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں

محمد شریف باخاری

نوجوانو! اللہ نے جس مقصد کیلئے آپ کو پیدا کیا ہے اور جن اسباب کیلئے آپ کو وجود بخشا ہے اسے پہچان لو' بلاد اسلامیہ اور مسلم امت کو جو شدید خطرات لاحق ہیں ان کا تصور کر لو' اور ہمیشہ فتح و نصرت کی اچھی امید رکھو' تاکہ آپ کے احساس و شعور سے مایوسی و ناامیدی کی جڑ کٹ جائے۔ اسلامی تاریخ میں جو عظیم لوگ ہمارے لئے قدوہ و نمونہ ہیں' انہیں اپنا آئیڈیل بنالیں تاکہ آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو جائے۔

دعوت و تبلیغ اور داعی کے فضائل کا آپ کو ادراک و علم ہونا چاہئے' تاکہ اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کو نصیحت کر سکیں اور رب تعالیٰ کے پیغام کو مخلوق تک پہنچا سکیں' اچھے اسلوب کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے رہیں۔ تاکہ لوگ آپ کی باتوں سے متاثر ہو کر آپ کی دعوت کو قبول کر لیں---- اپنے اندر عقیدۂ قضاء و قدر کو جاگزیں کر لیں تاکہ پیش آمدہ مشکلات پر صبر کر سکیں اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی قسمت میں لکھ رکھا ہے' اس پر راضی ہو کر شکر گزار رہ سکیں۔

نوجوانو! ذکر شدہ تمام گزارشات کا نچوڑ' لب لباب اور ثمر یہ ہے کہ :-

- نوجوان پختہ و غیر متزلزل ایمان سے مزین ہو جائیں' اس میں نرمی آنے نہ دیں۔
- اخلاص کا مجسمہ بن جائیں' جس میں تصنع و دکھلاوے کا شائبہ تک نہ ہو۔
- عزم و ہمت کا ایسا پہاڑ بن جائیں' جس میں ذرہ برابر بھی خوف و جھجک کی آمیزش نہ ہو۔
- اور ثمر آور و ہمیشگی کے ایسے کام کو اپنائیں' جس میں سستی و کاہلی نزدیک ہی نہ پھٹکے۔
- اور ایسی قربانی و جاں نثاری کی جانب بڑھیں' جس میں فتح و نصرت یا شہادت ہو۔

یہ پانچوں صفات ان نوجوانوں کے خصائص ہیں جو اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں تو پورا کر کے دکھاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے امتیازات میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے' جیسے کہ امام حسن البناء رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے بنیادی امور میں "بیدار دل" بیان کیا ہے۔ اخلاص کی بنیاد میں سے "صاف و شفاف دل" کا شمار کیا ہے' پختہ عزم کی بنیاد میں سے "مضبوط شعور" گردانا ہے' عمل کی بنیاد "پختہ ارادے" کو قرار دیا ہے' جاں نثاری کی بنیاد میں سے "عقیدۂ راسخہ" بتایا ہے۔

یہ جملہ صفات عام طور پر نوجوانوں کے علاوہ کسی میں نہیں پائی جاتیں اور ان ہی نوجوانوں کے ساتھ خاص ہیں جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہوں اور ان ہی جوانوں کے رشد و ہدایت اور ایمان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

نوجوانو! جب آپ کی پرورش ایسی ہو اور جب آپ کی خصوصیات و صفات ایسی ہوں' تو آپ خود ہی پہچان لیجئے کہ اس زندگی میں آپ کی کیا ذمہ داری ہونی چاہئے اور آپ کا سب سے بڑا مقصد کیا ہونا چاہئے ؟؟

نوجوانو! آپ ذمہ داری کی ادائیگی کیلئے اٹھئے' آپ کندھوں پر آمدہ امانت کو اٹھانے کیلئے مضبوط ہو جائیے' آپ کے راستے میں جتنے بھی عقبات و مشاکل کھڑے ہو جائیں' جتنی بھی آندھیاں آجائیں' جتنے بھی آپ کے میدان میں مصائب وحوادثات آجائیں' مرد آہنگ بن کر کھڑے ہو جائیے۔

نوجوانو! آپ کا مشن یہ ہونا چاہئے کہ جہاد مبارک کی طرف بڑھیں یہاں تک کہ اسلام کے جھنڈے کو تمام جھنڈوں سے بلند کر کے دم لیں' اور اسلامی مملکت و سلطنت کو تمام بڑی سلطنتوں سے عزت و سیادت میں اعلیٰ و ارفع کر کے سعادت مند ہوں۔

مسلمان نوجوانو! حالیہ صدی آپ کی صدی ہے' آج کل کے دور کی بڑی ذمہ داری آپ کی مسئولیت کی ادائیگی ہے' اس ترقی یافتہ دور میں خاص طور پر بلاد اسلامیہ اور عمومی طور پر تمام انسانیت کو سرکش مادیت کے گھپ اندھیروں اور مادر پدر آزادی اور الحاد و گمراہی سے بچا کر حق و عرفان کی روشنی' توحید و ایمان کے نور اور سچائی و اسلام کے چمکتے دمکتے سورج کی طرف لے جانا ہے۔

نوجوانو! یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اخلاص و سچائی اور پختہ عزم کے ساتھ داعی الی اللہ کے ہمراہی بن کر نہ چلیں' پھر ساتھ ہی آہستہ آہستہ دین حنیف کی اصل حقیقت سے لوگوں کو روشناس نہ کرلیں' اور دین اسلام کے اصل خصائص سے انہیں بہرہ مند نہ کریں' یہاں تک کہ امت اسلامیہ اسلام پر پختہ و ثابت قدم ہو جائے اور اسلامی شریعت ان میں راسخ ہو جائے۔

نوجوانو! اس ترقی یافتہ دنیا کی جانب ملت اسلام کو نئے سرے سے لے جائیں۔ تب چہار دانگ عالم میں امن و آسودگی کا دور دورہ ہوگا' پھر دوبارہ نور ایمانی' پیغام اسلامی اور حقیقت توحید کی نعمت سے انسانیت بہرہ مند ہو گی---ایسا کر کے دکھانا اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی مشکل نہیں۔

نوجوانو! ممکن ہے آپ میں سے کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اب ہمیں پڑھائی چھوڑنی ہوگی اور قرآنی امانت' رسالت کی تبلیغ اور امت کو نصیحت کرنے کیلئے یکسو ہونا پڑیگا' ایسا سوچنے والوں کو یہ جواب دینا مناسب ہوگا کہ اسباق و

پڑھائی بالکل نہ چھوڑیں، تبلیغ دین کیلئے علمی، فکری صلاحیتیں بڑھانا اہم مقاصد میں سے ہیں، ہر نوجوان طالب علم مسند درس پر بیٹھ کر بھی دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے سکتا ہے۔

-- کلاس میں بیٹھ کر دوسروں کو دعوت دیں

-- گھر میں بیٹھ کر دوسروں کو دعوت دیں

-- محلہ میں قیام کر کے دوسروں کو دعوت دیں

-- خاندان اور رشتہ داروں میں بیٹھ کر ان کو دعوت دیں

ان تمام کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں 'ان کو اسلام کی حقیقت سے روشناس کرائیں۔ان کو حلال و حرام سے آگاہ کریں، عمومی طور پر تمام کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔

زیر تعلیم نوجوانو! یہ جملہ امور میٹرک اور یونیورسٹی سطح کے حصول تعلیم کیساتھ متصادم نہیں ہوتے -----اور یہ چیزیں آپ کی علمی اور فکری صلاحیات بڑھانے سے متصادم نہیں ہوتے اور یہ تمام کام فارغ اوقات میں بھی تو ہو سکتا ہے اور یہ اہم کام اور آپ کی یہ دعوتی و تبلیغی ذمہ داری ساتھیوں کیساتھ جمع ہونے کے اوقات میں بہتر طریقے پر ادا ہو سکتی ہے، آپ استراحت کے ٹائم میں بھی یہ عظیم کام ادا کر سکتے ہیں۔

اے نوجوانو! جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''آپ کے ہاتھ پر ایک آدمی کا ہدایت پانا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے''۔

اے مسلم نوجوانو! وہ چیز جس کی میں آپ کو وصیت کرنا چاہتا ہوں 'یہ ہے کہ آپ کا عمل پورا پورا آپ کے قول کے مطابق ہونا چاہئے تاکہ دعوت کی تاثیر زیادہ سے زیادہ ہو سکے اور مکمل طور پر آپ کی دعوت قبولیت عام حاصل کر سکے، امیر المومنین خلیفہ راشد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کو کسی کام کی طرف دعوت دینے نکلتے یا کسی چیز سے منع کرنے جاتے تو پہلے اپنے گھر والوں کو جمع کر کے انہیں حمد و صلاۃ کے بعد کہتے :(میں لوگوں کو فلان فلان امور کی طرف دعوت دینے جا رہا ہوں اور فلان فلان چیز سے روکنے جا رہا ہوں' میں اللہ رب عظیم کی قسم کھا کے کہتا ہوں تم میں سے کسی کو ایسے کام کرتے نظر نہیں آنا چاہئے جس سے میں نے لوگوں کو منع کیا ہو' اور کوئی ایسا کام چھوڑتے نہ دیکھوں جسے میں نے لوگوں کو کرنے کا حکم دیا ہو' وگرنہ میں شدید قسم کی سزا دوں گا۔)

یہ نصیحت کر کے لوگوں کو دعوت دینے نکلتے' اور لوگ سمع و اطاعت سے تاخیر نہ کرتے۔!!

نوجوانو! اگر آپ کا کردار' آپ کی گفتار سے متصادم ہوگا تو اللہ نہ کرے کہ آپ غضب الٰہی اور عقاب ربانی کے

سزاوار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کے مستحق ٹھہریں اس لئے کہ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:-

﴿یا أیها الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلونoکبر مقتا عند الله ان تقو لوا ما لا تفعلونo﴾ (الصف:۳)

مسلمانو ایسی بات منہ سے کیوں نکالتے ہو جس کو کر کے نہیں دکھاتے؟ اللہ تعالیٰ کو تو یہ بہت ناپسند ہے کہ منہ سے کہو اور کرو نہیں۔

اور امام بخاری و مسلم نے روایت کی ہے:-

عن اسامة رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: "یؤتی بالرجل یوم القیامة فیلقی فی النار۔ فیقولون: یا فلان! ما لك؟ ألم تكن تأمر بالمعروف وتنهی عن المنكر؟ فیقول: بلی! كنت آمر بالمعروف ولا آتیه و أنهی عن المنكر و آتیه"

اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کو ایک آدمی لایا جائیگا اور آگ میں ڈالا جائیگا لوگ کہیں گے اے فلان تجھے کیا ہوا؟ کیا تو اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتا تھا؟ اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! میں نیکی کا حکم تو کرتا تھا مگر میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو منکرات سے منع تو کرتا تھا مگر میں خود اسے کیا کرتا تھا۔

نوجوانو! جب انسان اپنے نفس پر کنٹرول کر کے نفسانی خواہشات پر فتح پالے اور ایمان کے ساتھ متصف ہو جائے اور تقویٰ پرہیزگاری کا زیور پہن لے یقین کامل سے مسلح ہو جائے تب زندگی اس کے لئے آسان ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں آمدہ تکالیف اس کیلئے معمولی بن جائیں گے اور دعوتی میدان میں اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں گمراہ و منحرف انسانوں کو ہدایت نصیب ہوگی اور نامور مبلغین اسلام کی صفوں میں شامل ہوگا اور کامیاب رہنماؤں میں سے ایک بنے گا اور ہمیشہ غالب آنے والے لشکریوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہوگا۔

عزیز نوجوانو! آخر میں آپ تمام باغیرت حمیت دین رکھنے والے اسلام کے فدائیوں اور مجاہدین کو وصیت کرتا ہوں کہ دعوت کے میدان میں آسانی اور نرمی برتنے کے زیور سے مزین ہو جائیں۔ آپ کی دعوت حکمت اور موعظہ حسنہ کیساتھ ہو اس لئے کہ کامیاب داعی کی صفات میں سے ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ نرمی گفتار سے متصف

ہو' دعوت و تبلیغ میں پختگی ہو' اور اچھے اخلاق کا مالک ہو۔

دعوت کے مؤثر اور قبولیت میں نمایاں ہونے کے اہم محرکات میں سے لطف' نرمی' آسانی پیدا کرنے جیسی صفات ہیں' بلکہ یہ ان مکارم اخلاق میں سے ہیں جن کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کیا کرتے تھے اور اسی کی ترغیب دیتے تھے۔ جیسے کہ امام بیہقی نے روایت کیا ہے:

عن عمر وبن شعيب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال :من امربالمعروف فليكن بمعروف"(رواه البيهقى)	عمرو بن شعیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے تو اسے چاہئے کہ اچھے طریقے سے دے۔

امام مسلم کی ایک روایت میں ہے:

" ان الله رفيق يحب الرفق ويعطى على الرفق ما لا يعطى على العنف و ما لا يعطى على ما سواه"	بیشک اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے' نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا' اور وہ کچھ دیتا ہے جو اس کے بغیر کسی اور چیز کیساتھ نہیں دیتا۔

گزشتہ اقساط میں اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے انمول نمونوں کا ذکر گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیسے دعوت دیتے تھے' صحابۂ کرام سے کیسے معاملات کرتے تھے' ان کے دل و دماغ پر کیسے اثر انداز ہوتے تھے۔

پیارے نوجوانو! اب آپ پر ضروری ہے کہ اچھے اخلاق سے مزین ہو جائیں' دوسروں پر اچھے اثرات مرتب کرنے کیلئے عمدہ اسلوب اختیار کریں' صاحب خلق عظیم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع نمونوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ لوگوں کیساتھ نرمی برتنے میں اور دعوت دینے کے طریقوں میں' جب آپ بھی عزیز نوجوانو اسی معیار کی نرمی' طریقۂ دعوت اور اخلاق کے حامل ہونگے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی تاثیر لوگوں میں گہری ہوگی' قبولیت دعوت بہت ہی قوی ہوگی' آپ کے ہاتھوں خیر کثیر رونما ہوگا------

گزارشات کے اختتام پر یہ کہوں گا کہ نوجوانو! عزم و ہمت' جہد مسلسل اور کوشش پیہم کے بازؤں کو کس لو' اپنے کندھوں سے کوتاہی' کمزوری اور سستی کے غبار کو جھاڑ دو' دعوت الی اللہ کے راہی بن جاؤ' پیغام رسالت کو لوگوں

تک پہنچانے میں ممکن ہو جاؤ' امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کے ہاتھوں تاریخ کے دھارے بدل دے' امید ہے کہ مسلمانوں کی جاہ و حشمت لوٹ آئے' یہ تمام آپ کے جہاد اور قربانیوں کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔ آپ سوئی ہوئی امت کی روح ہو' امت کے شریانوں میں دوڑتا ہوا خون ہو اور امت کا دھڑکنے والا دل ہو' پختہ عزم و مضبوط ارادوں کے امین ہو۔

امت کے باغیرت جوانوں کا جہاد خرق عادات اور عجیب و غریب جوہر دکھا سکتے ہیں۔ عزت و اکرام کے ایسے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں جن تک پہنچنا کمزور و ضعیف انسان کے بس کی بات نہیں' اس لئے کہ جیسا ہم نے اندازہ لگایا نوجوان ایک زبردست قوت ہیں۔ اگر ایمان سے بھرپور سرگرمیاں دکھانے والی ان قدرتوں اور طاقتوں کو مضبوط و منظم کیا جائے اور کسی مقصد پہ ڈال دیا جائے تو قوموں کا رخ بدل سکتے ہیں۔ بلندیوں کے اعلیٰ درجات تک پہنچا سکتے ہیں اور ترقی یافتہ قوموں کی اگلی صفوں میں لا کھڑی کر سکتے ہیں۔

جب ہم امت اسلامیہ کو قوت و ترقی میں سے وافر حصہ لیتے دیکھیں گے' تہذیب و تمدن اور علم و آگہی کے زینے چڑھتے دیکھیں گے' ان تمام کے بعد ہم ایسے نوجوانوں کو دیکھیں گے جو اپنے رب پر ایمان لائے ہوں' اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری نبھا رہے ہوں' دنیا کی رنگینیوں اور عیاشیوں سے کنارہ کش ہوں' خلوص نیت کے ساتھ جہاد کو مسلسل جاری رکھنے کا پختہ عزم کئے ہوں' اور دعوت و تبلیغ کا کام متواتر جاری رکھے ہوئے ہوں' یہاں تک کہ جن مقاصد کی امت اسلامیہ کو تمنا تھی ان تک رسائی حاصل کر سکیں اور اسلامی ترقی اوج ثریا تک پہنچ جائے۔

ایک اسلامی شاعر نے نیک اور مخلص جوانوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:-

شباب ذللوا سبل المعالی	ایسے نوجوان جنھوں نے ترقی وبلندیوں کے تمام راستے مسخر کئے۔
وما عرفوا سوى الاسلام دينا	انہوں نے دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین پہچانا ہی نہیں۔
تعهدهم فأنبتهم نباتاً	اسلام نے ان کے ایمان کی تجدید کرتے ہوئے ایسا پودا اگایا۔
كريما طاب فى الدنيا غصونا	جو کہ عمدہ ہے اور جس کی شاخیں اس دنیا میں اچھی ہیں۔
اذا شهدوا الوغى كانوا كماة	جب جنگوں میں حاضر ہوتے ہیں تو بہادر زرہ پوش بن جاتے ہیں۔
يدكون المعاقل و الحصونا	محلات اور قلعوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں۔
و ان جُن المساء فلا تراهم	اگر رات کی تاریکی چھا جائے تو تم انکو نہیں دیکھتے۔

من الاشفاق الا ساجدینا	اللہ تعالیٰ کے ڈراور خوف سے مگر سجدے کی حالت میں۔
و هکذا أخرج الاسلام قومی	اسی طرح اسلام نے میری قوم میں سے نکالے ہیں۔
شبابا مخلصا حرا أمینا	مخلص، آزاد منش اور امانت دار نوجوان۔
و علمه الکرامة کیف تبنی	بزرگی اور عظمت کیسے بنائی ہے اسے سکھایا ہے۔
فیأبی أن یذل أو یهونا	پس ذلت اور رسوائی کے ہر سبب سے دور رہتا اور انکار کرتا ہے۔

نوجوانو! ان شاء اللہ آپ ہی وہ نوجوان ہونگے جنہوں نے ترقی وبلندیوں کے تمام راستے مسخر کئے ہوں اور ان نوجوانوں میں سے ہونگے جنہوں نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین ومذہب سے ذرا بھی عقیدت رکھی نہ ہو اور آپ ہی ان نوجوانوں میں سے ہونگے جنہوں نے عبادت اور جہاد دونوں کو اپنے اوپر لازم کئے ہوں، تزکیۂ نفس کے ساتھ دعوت الی اللہ بھی جاری رکھی ہو، اور ان نوجوانوں میں سے ہوں جنہوں نے عزت وکرامت کے زیور سے خود کو مزین کیا ہو، ذلت اور رسوائی کو ناپسند کرتے ہوں اور ان نوجوانوں میں سے ہوں جن کے ہاتھوں اسلام کو بلندی اور شرف حاصل ہو اور سلطنت اسلامیہ کے سنگھاردان تیار ہوں، تب مؤمن اللہ کی مدد سے خوش ہونگے، اللہ کریم جس کی چاہے مدد کرتا ہے وہی غالب اور مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اچھی باتوں کو سن کر اور پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان لشکروں میں سے کردے جو اخلاص کے ساتھ دعوتی کام کرتے ہوں اور رب تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہوں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرتے ہوں اور اللہ ہی ہے جس سے بہترین امید رکھی جاسکتی ہے، اور ہر اچھا سوال اسی سے کیا جاسکتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔